حضرت ابوبکر صدیق رضی
حضرت عمر رضی

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اذ ھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا

ترجمہ جب وہ دونوں تھے غار میں جب کہنے لگا اپنے رفیق کو تو غم نہ کھا اللہ ہمارے ساتھ ہے

دیکھو پارہ (۱۰) سورۃ توبہ رکوع (۶) آیت (۴۰)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے جائز خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

ہونے کا ثبوت قرآن مجید سے

جسکو

عبد الواحد حاجی (جھنڈے والے) روبرو صدر لطائف کی مسجد
ریلوے روڈ حیدرآباد دکن نے شائع کیا

مطبوعہ اعظم اسٹیم پریس چارمینار
حیدرآباد دکن

لا الٰہ الا اللہ — محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جل شانہ

حضرت عثمان رضی
حضرت علی رضی

قیمت ۲ ر

شجرہ نسب بزرگان اسلام

کعب کو قریش کہتے ہیں جس کی نسل ہوئے بزرگان

کعب

مرہ — عدی — رزاح — قرط — عبد اللہ — رباح — عبد العزیٰ — نفیل — خطاب

خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ

زید — ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

ام کلثوم دختر حضرت علی

تیم — سعد — کعب — عامر — قحافہ

خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

محمد — عبد الرحمن — ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ

کلاب — قصی — عبد مناف

عبد الشمس — ہاشم — عبد المطلب

امیہ

حرب — ابی العاص — عفان — ابوسفیان

ابوسفیان — امیر معاویہ

ابولہب — عبد اللہ — بیضا (بنت)

اروی

خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

خلیفہ چہارم امام اول حضرت علی رضی اللہ عنہ

قاسم — اسماء

امام دوم حضرت حسن رضی اللہ عنہ

امام سوم حضرت حسین رضی اللہ عنہ

ام کلثوم زوجہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

زید بن حضرت عمر رضی اللہ عنہ

پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

بنت — فاطمہ رضی اللہ عنہا، زوجہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

بنت — ام کلثوم

بنت — رقیہ

از ازواج حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

امام چہارم زین العابدین رضی اللہ عنہ

امام پنجم محمد باقر

بنت — ام فروہ

امام ششم جعفر صادق
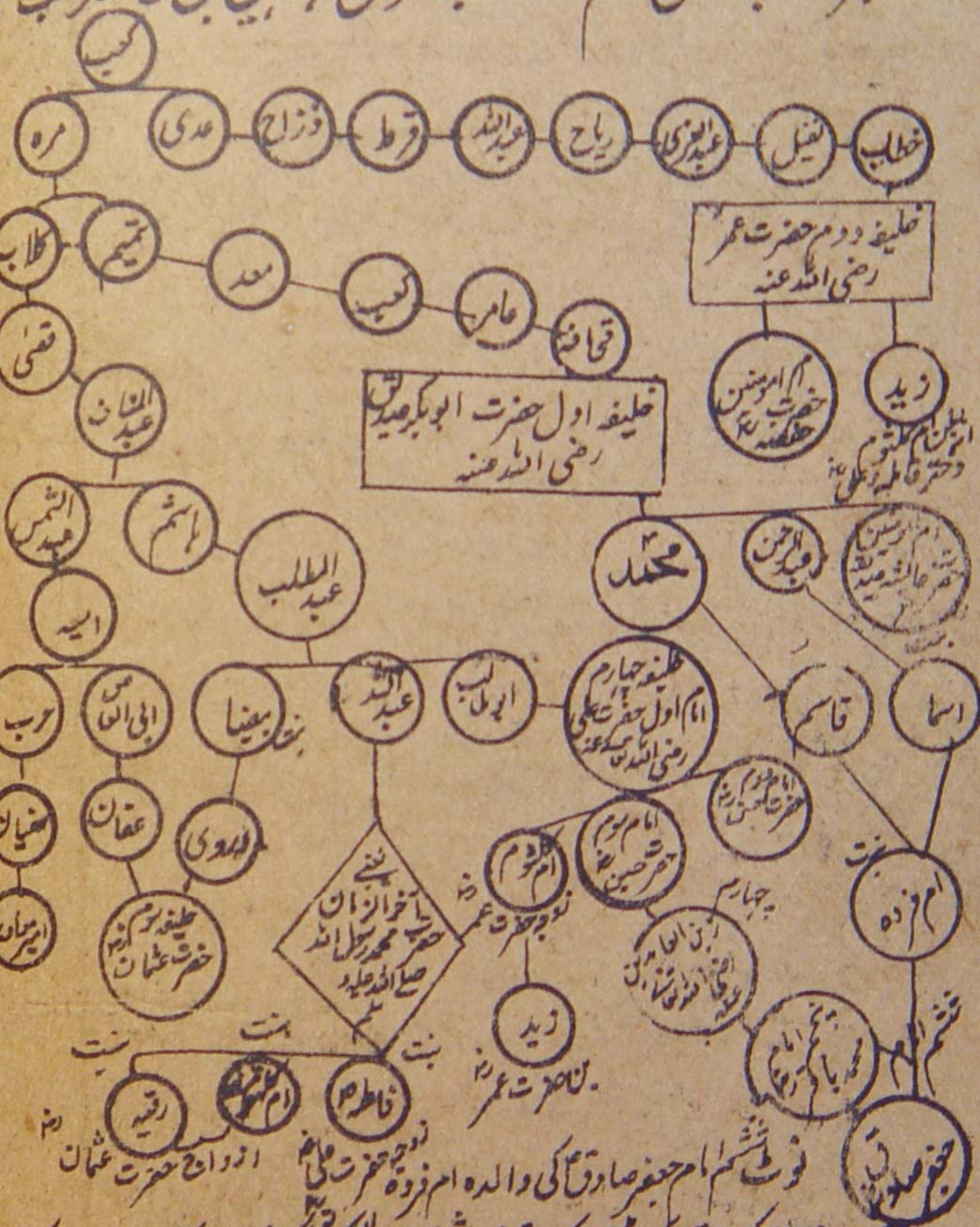
نوٹ: ششم امام جعفر صادق کی والدہ ام فروہ جو تھی وہ حضرت ابوبکر صدیق کے بیٹے محمد کی پوتی تھی جو شخص حضرت ابوبکر صدیق کی شان میں کلمات بے ادبی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق کی والدہ ام فروہ کے پردادا کی بے ادبی کرتا ہے جس لئے حضرت امام جعفر صادق کی والدہ اس پر ناراض رہتی ہے اور جس پر حضرت امام جعفر صادق کی والدہ ناراض ہو تو وہ مسلمان

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
سبحان ربی انت العظیم
لا الہ الا اللہ۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

ولا تعسر		
رب یسر	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	وتمم بالخیر

دفعہ ۱۔ حمد بے حد اس احکم الحاکمین کو ہے کہ جسنے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی تمام مخلوق سے برگزیدہ کرکے اپنا رسول اور نبی مقرر فرماکر آپ کو قرآن مجید میں ایک نہایت اعلےٰ نعمت عطا فرمائی اور اس میں گذشتہ اور آیندہ کے واقعات بیان کرکے قرآن مجید کو اپنی مخلوق کی ہدایت کیلئے جو کہ آیندہ زمانہ میں پیدا کرتی تھی مکمل کتاب کردیا تاکہ جس مسئلہ میں جھگڑا پڑے قرآن مجید سے اس کے متعلق حکم معلوم کرکے فیصلہ کرلیا کریں۔

دفعہ ۲ جس وقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپنے کوئی دنیوی چیز مکان نقدی گھوڑا وغیرہ نہیں چھوڑا تھا۔ مگر آپ کی وفات کے وقت آپ کی انگلی مبارک میں ایک انگشتری تھی جس میں کندہ تھا (محمد رسول اللہ) صلے اللہ علیہ وسلم یہ جب وقت کوئی خط بادشاہوں کو ہدایت کیلئے بھیجا کرتے تھے تو اس انگشتری سے اس خط پر اپنے نام کی مہر لگا دیا کرتے تھے۔ وہ انگشتری آپ کی انگلی مبارک سے اتاری گئی تھی۔ اور اُس وقت آپکے جو اصحاب حاضر تھے انہوں نے وہ انگشتری مشورہ کرکے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پہنا دی تھی۔ اور اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ مقرر ہو گئے تھے کیونکہ خلیفہ اس کو کہتے ہیں جو کسی کا جانشین ہو اور اسی طرح

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی انگشتری پہننے سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے خلیفہ ہوئے تھے۔

دفعہ ۳۔ سنہ ۱۱ ہجری میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور وہ انگشتری آپ کی
انگلی سے اتاری گئی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پہنائی گئی۔ اور سنہ ۱۳ ہجری میں حضرت ابوبکر
صدیق کی وفات کے بعد وہی انگشتری حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنائی گئی۔ اور سنہ ۲۳ میں حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد وہی انگشتری حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنائی گئی۔ اور سنہ ۳۰
تک وہی انگشتری حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پہنی۔ بعد ازاں وہ انگشتری حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
کے ہاتھوں سے قدیمی مدینہ منورہ کی مسجد کے سامنے جو کنواں ہے اسمیں گر گئی۔ اور باوجود جستجو
کے دوبارہ نہ ملی اور اس انگشتری کی بدولت آج تک اس کنویں کا نام خاتم نبوت ہے۔ عربی زبان میں خاتم
انگشتری کو کہتے ہیں۔

دفعہ ۴۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جس وقت تک وہ انگشتری مسلمانوں کے پاس رہی
خدا تعالی کی خاص رحمتیں مسلمانوں کے شامل حال تھیں اور اسلام میں کوئی تفرقہ نہ تھا جس وقت انگشتری مسلمانوں سے گم ہوگئی تو مسلمانوں
دلوں میں ایسے خیالات پیدا ہونے شروع ہوئے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کیا حق ہے کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کا خلیفہ کہلائے اور تمام مسلمانوں پر حکومت کرے اور اس طرح لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے
خلاف مشورہ کرنے لگے تھے۔

دفعہ ۵۔ جب سنہ ۳۵ھ میں جس وقت مدینہ منورہ کا قافلہ حج کے لئے مکہ معظمہ کو جا چکا تھا تو دو کوفہ والوں
کا قافلہ مدینہ منورہ میں آیا۔ اور انہوں نے سازش کر کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ اور حضرت علی رضی
اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کر دیا۔

دفعہ ۶۔ مگر چونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی انگشتری مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھی پاس نہیں
تھی اس لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر بھی تمام صحابہ کا اتفاق نہ رہا اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت

عثمان رض کا پردادازاد بھائی اور دمشق کا حاکم تھا۔ حضرت علی رض سے حضرت عثمان رض کے قاتل کو قصاص میں طلب کیا اور جس وقت قاتل قصاص میں نہ دیا گیا تو فریقین میں جنگ ہوتے رہے۔

دفعہ ۔ کوفہ والے حضرت علی کو مدینہ منورہ سے کوفہ میں لے گئے جو کہ مدینہ منورہ سے چالیس منزل کے فاصلہ پر ہے۔ ۱۷ رمضان سنہ ۴۰ھ میں حضرت علی رض نے کوفہ میں وفات پائی اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کوفہ میں ان کے جانشین مقرر ہوئے۔

دفعہ ۸ مگر سنہ ۴۱ ہجری میں چند ماہ کے اندر حضرت امام حسن رض عنہ نے امیر معاویہ کے ساتھ صلح کر کے حکومت ان کو دیدی اور خود کوفہ کو چھوڑ کر مدینہ منورہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ شریف کے پاس چلے آئے۔ اس طرح حضرت امام حسن رض نے کوفہ کو چھوڑ کر مدینہ منورہ کی رہائش اختیار کی تھی۔

دفعہ ۹ سنہ ۵۰ھ میں حضرت امام حسن رض نے وفات پائی اور حضرت امام حسین ان کے جانشین مقرر ہوئے اور آپ کی جانشینی کے بعد دس سال یعنی سنہ ۶۰ھ ہی تک مسلمانوں میں کوئی لڑائی نہ ہوئی اور امن سے دن گذرتے رہے۔

دفعہ ۱۰ ۱۵ رجب سنہ ۶۰ھ میں حضرت امیر معاویہ رض نے دمشق میں وفات پائی تو آپ کا بیٹا یزید تخت پر بیٹھا اور کوفہ والوں کے دلوں میں دوبارہ خیال پیدا ہوا کہ دمشق والوں کی تابعداری سے آزادی حاصل کریں۔ اور جس طرح کہ انہوں نے حضرت عثمان رض کے خلاف سازش کر کے آپکو شہید کر کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا تھا اسی طرح یزید کے برخلاف کارروائی کرنی چاہی۔

دفعہ ۱۱ اور چونکہ آزاد ہونے کے لئے کسی شخص کو بادشاہ قرار دینا ضروری ہوتا ہے اسلئے انہوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو اپنا بادشاہ مقرر کرنا چاہا اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو جو مدینہ منورہ میں تھے قرآن مجید کے ورقوں پر درخواست بھیجی اور تمام کوفہ والوں نے قرآن مجید پر اپنی مہریں لگا دیں کہ خدا کے واسطے اپنے باپ حضرت علی کے واسطے جس کی مزار کوفہ میں ہے اور اس قرآن مجید کے واسطے ہمارے پاس جلدی آؤ ہم آپ کے تابعدار ہیں جس طرح آپکے والد حضرت علی رض کے تابعدار تھے۔

دفعہ ۱۲ جس وقت وہ قرآن مجید حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ منورہ میں پہنچا اور آپ
کوفہ والوں کی درخواست کو پڑھا۔ تو آپ نے اپنے یاروں سے مشورہ کیا کہ کیا کوفہ میں جانا چاہیے
یا نہیں سب نے لکھا کہ انیس سال ہوئے ہیں جب آپ کوفہ کو چھوڑ کر مدینہ منورہ میں چلے آئے تھے ا
خدا جانے کیا معاملہ ہو جانا مناسب نہیں آپ نے جواب دیا کہ اگر میں نہ جاؤں تو بروز قیامت یہ ق
مجید میرے خلاف ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور میں شکایت کریگا کہ یا رب العالمین جب کہ کوفہ والوں نے
تیرا واسطہ۔ تیرے حبیب کا واسطہ حضرت علی کا واسطہ اور مجھ قرآن کا واسطہ دیا تو اس امام نے ا
جان کو عزیز جانا تھا اور وہاں نہیں گیا تھا اس کو کیا خبر تھی کہ وہاں مریگا یا نہ مریگا۔ اس سے
قرآن مجید کا منکر ہونے سے بہتر ہے کہ میں کوفہ میں چلا جاؤں اور اس طرح حضرت امام حسین رضی
عنہ مکہ معظمہ سے کوفہ کو گئے تھے۔

دفعہ ۱۳ کوفہ والوں نے حضرت امیر معاویہ کی وفات کے بعد چھ ماہ کے عرصہ میں امیر معاویہ رضہ کے بیٹے
یزید کی تابعداری اختیار کر لی اور جس وقت انکو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی خبر پہنچی تو کوفہ والوں
نے کوفہ سے تین روز کے فاصلہ پر دریا فرات کے کنارے ڈیرے ڈال دیئے تاکہ اگر امام حسین رضی
مدینہ منورہ سے کوفہ کی جانب آئیں تو جس وقت وہ دریا فرات کے کنارے پہنچیں تو ان کو پانی پینے نہ دیا
جائے اور جس وقت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ دریائے فرات پر پہنچے تو ان کے پاس تمام پانی
ذخیرہ ختم ہو چکا تھا اور کوفہ والے ان کو دریا کے پاس جا کر پانی پینے کی اجازت نہیں دیتے تھے اور
پر آمادہ ہو گئے

دفعہ ۱۴ اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکو وہ قرآن مجید دکھایا جس پر انہوں نے
مہریں لگا کر اور خدا تعالیٰ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور قرآن مجید کا
واسطہ دیکر آپ کو مدینہ منورہ سے بلوایا تھا۔ مگر ان لوگوں نے اس قرآن مجید کی کوئی قدر نہ جانی اور بالآخر
امام حسین رضی اللہ عنہ ۱۰ محرم الحرام سنہ ۶۱ھ کو میدان کربلا میں بھوکے اور پیاسے شہید ہوئے تھے۔

إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

دفعہ ۱۵ اپنی وفات سے پیشتر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے وہ قرآن مجید اپنے سامنے رکھکر دعا کی کہ یا الٰہ العالمین ان کوفہ والوں نے مجھے تیرا واسطہ اور تیرے حبیب کا واسطہ اور میرے باپ حضرت علی کا واسطہ اور اس قرآن مجید کا واسطہ دیکر مجھے مدینہ منورہ سے بلایا تھا۔ اور اب یہ سب لوگ اس قرآن مجید کو ترک کر کے میرے خلاف ہو گئے ہیں تو رحیم و کریم ہے میرا نام اس قرآن مجید کے تابعداروں میں لکھیو اور ان میرے دشمنوں کو بھی یاد رکھیو۔

دفعہ ۱۶ آپ کی دعا کا نتیجہ ہوا کہ جن لوگوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا ان میں سے جس کسی کو قرآن مجید یاد تھا وہ اس کے سینہ سے اتر گیا۔ اور پھر کبھی اس کو یاد نہ ہوا اور اس طرح خدا تعالیٰ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کی پہچان کر دی کہ جس فرقہ کو قرآن مجید حفظ یاد نہ ہو سکے وہ وہی فرقہ ہے جس نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا۔

دفعہ ۱۷ چونکہ کوفہ والوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ سے دھوکھا دیکر منگوایا اور شہید کیا تھا۔ اور اگر وہ ایک خط حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو لکھدیتے کہ ہمارے پاس نہ آنا ہم نے آپ یزید کی تابعداری اختیار کر لی ہے تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ہرگز ان کی طرف نہ جاتے اور یہ کربلا کا واقعہ نہ ہوتا اس لئے تمام مسلمان کوفہ والوں اور یزید کے خلاف ہو کر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا بدلہ لینے کے لئے تیار ہو گئے اور یزید کو قتل کیا گیا اور اس کا بیٹا معاویہ بن یزید گدی پر بیٹھا اور اس کے ساتھ بھی جنگ ہوئی۔

دفعہ ۱۸ خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فارس یعنی ایران کا ملک فتح ہوا تو ایران کے بادشاہ یزدجرد کا تخت معہ اس کی لڑکی شہربانو کے مال غنیمت میں آیا تھا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ لڑکی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو دیدی تھی۔

دفعہ ۱۹ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جس وقت شہربانو بیوہ ہو گئی تو

ایران کے لوگ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا انتقام لینے کے لئے کوفہ والوں اور دمشق والوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور کوفہ والوں نے جس وقت یہ دیکھا کہ وہ ایران والوں کا مقابلہ کرنے سے قاصر ہیں۔ تو انہوں نے دمشق والوں کا ساتھ چھوڑ دیا اور ایران والوں کے ساتھ ہو کر دمشق والوں سے لڑنے لگے اور اس طرح یہ ایک ملکی جنگ ہو گئی جس میں ایک ایران اور کوفہ والے ایک طرف تھے۔ اور ملک دمشق اور عرب والے دوسری طرف۔

دفعہ ۲۰ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے تمام مسلمان حضرت ابو بکر صدیق، عمر، عثمان، علی، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ مگر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جو لوگ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا بدلہ لینا چاہتے تھے انہوں نے یزید کو برا کہنے کے ساتھ ہی اس کے باپ حضرت امیر معاویہ رض کو بھی برا کہنا شروع کیا۔ کیونکہ وہ حضرت امام حسین رض کے باپ حضرت علی رض کے ساتھ جنگ کرتا رہا تھا۔ اور جس وقت امیر معاویہ رض کو برا کہنے لگے تو اس کے پڑدادا زاد بھائی خلیفہ حضرت عثمان رض کو بھی برا کہنا شروع کیا۔ اور چونکہ حضرت عثمان رض کی شہادت کے بعد حضرت علی خلیفہ ہوئے اس لئے کہنے لگے کہ خلافت حضرت عثمان رض کا حق ہی نہ تھا۔ جس لئے خلافت حضرت علی رض کو ملنی چاہیے تھی اور جس وقت حضرت عثمان کی خلافت کا انکار کیا تو کہنے لگے کہ حضرت عثمان جیسے پہلے جو دو خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رض اور حضرت عمر رض تھے وہ بھی جائز خلیفہ نہ تھے۔ بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ ہونا حضرت علی رض کا حق تھا اور حضرت علی رض خلیفہ اول تھے اور اس طرح وہ لوگ صرف پچھلے تین بزرگوں حضرت علی رض، امام حسن رض اور امام حسین رض کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

دفعہ ۲۱ اسلام مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ سے شروع ہوا۔ اور ملک عرب و عراق سے

ہو کر ملک ایران میں پہنچا اور ملک ایران سے چلکر ملک افغانستان سے گزر کر اس ملک ہندوستان میں آیا تھا۔ اور اس طرح مسلمانوں کے دو فرقے ہیں ایک وہ جو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد چھ بزرگوں حضرت ابوبکر صدیق، عمر، عثمان، علی، حسن، حسین رضی اللہ عنہم کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور دوسرا فرقہ وہ لوگ ہیں جو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پہلے تین بزرگوں حضرت ابوبکر صدیق و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی عزت نہیں کرتے بلکہ صرف پچھلے تین بزرگوں حضرت علی اور امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہم کی عزت کرتے ہیں

دفعہ ۲۲ ان دونوں فرقوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت مکہ معظمہ سے ہجرت کی تھی تو آپ نے اپنے ساتھی حضرت ابوبکر صدیق کو کہا تھا۔ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ دیکھو پارہ (۱۰) سورۃ توبہ رکوع (۶) آیت (۳) اِلَّا تَنْصُرُوْہُ فَقَدْ نَصَرَہُ اللّٰہُ اِذْ اَخْرَجَہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا ۔ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلَیْہِ وَ اَیَّدَہٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْھَا وَجَعَلَ کَلِمَۃَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا السُّفْلٰی وَکَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا ۔ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۔ ترجمہ اگر تم مدد نہ کرو گے رسول کی۔ تو اس کی مدد کی ہے اللہ نے جس وقت ان کو نکالا کافروں نے دو جان کا ہے جب دونوں تھے غار میں جب کہنے لگا۔ اپنے رفیق کو تو غم نہ کھا۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر اللہ نے آتاری اپنی طرف سے تسکین اس پر اور مدد کی اس کی بھیجیں وہ فوجیں کہ تم نے نہیں دیکھیں اور نیچے ڈالی بات کافروں کی۔ اور اللہ کی بات ہمیشہ ہے اوپر اور ہے اللہ زبردست حکمت والا۔

دفعہ ۲۳ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھی حضرت ابوبکر صدیق کو غار ثور میں یہ کلمات کہے تھے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے اور جس وقت آپ مدینہ منورہ میں پہنچے۔ تو خدا تعالیٰ کو کیا ضرورت پیدا ہوئی تھی کہ اس نے اس قصہ کو قرآن مجید میں درج فرما دیا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ جس وقت دفتر کا منشی کوئی کاغذ لکھتا ہے تو وہ کاغذ اس منشی کی اپنی تحریر

ہوتی ہے۔ مگر جس وقت محکمہ کا افسر اس کاغذ پر دستخط کر دے تو وہ افسر کا کاغذ ہو جاتا ہے
یعنی جس وقت غار ثور میں یہ کلمات رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق
کو کہے تھے تو وہ آپکے کلمات تھے اور جس وقت خدا تعالیٰ نے ان کلمات کو قرآن مجید
میں بیان فرما دیا تو وہ کلمات خدا تعالیٰ کے ہو گئے اور اس طرح خدا تعالیٰ نے ان کلمات
کو قرآن مجید میں درج فرما کر منظوری دیدی کہ واقعی خدا تعالیٰ دونوں کے ساتھ تھا یعنے خدا
تعالیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دونوں کے ساتھ تھا

دفعہ ۱۵ اب جبکہ قرآن مجید کی رو سے خدا تعالیٰ دونوں حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا تو جس وقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
وفات پائی تو خدا کس کے ساتھ تھا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ حضرت ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ اور جب کہ قرآن مجید کی رو سے خدا تعالیٰ حضرت ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا تو جس وقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ
رضی اللہ عنہم نے حضرت ابو بکر صدیق رض کو آپ کی انگشتری مبارک پہنا کر آپکا خلیفہ مقرر کر دیا تو وہ
قرآن مجید کے موافق ہوا اور اس طرح حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خلیفۃ الرسول ہونا قرآن
مجید سے ثابت ہو گیا۔

دفعہ ۱۶ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے فرما دیا کہ جو فرقہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھی جان کر عزت کی نگاہ سے دیکھیگا وہی فرقہ قرآن مجید کا سچا تابعدار
ہوگا۔ اور جو فرقہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھی نہ جانیگا وہ
قرآن مجید کا منکر ہوگا۔

دفعہ ۱۷ خدا تعالیٰ نے غار کا نام لے کر قرآن مجید میں یہ ذکر کرنے میں یہ حکمت رکھی تھی کہ
خدا تعالیٰ کے علم میں یہ بات تھی کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس طرح غار ثور میں

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے رفیق تھے اسی طرح آپ کی وفات کے بعد بھی آپ کے روضہ
شریف کے غار میں رفیق ہوں گے اور آپکی وفات کے پچاس ساٹھ سال بعد مسلمانوں میں ایک
فرقہ پیدا ہوگا۔ جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جدا
جاننے لگا۔ اور اپنے آپ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا سچا تابعدار جانکر جس وقت وہ لوگ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ پاک پاس آئیں گے۔ اس وقت حضرت ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ اس فرقہ کی بد اعتقادی کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیان کرینگے
تو آپ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تسکین کے لیئے فرمائیں گے کہ تو غم مت کھا خدا ہمارے دونوں
کے ساتھ ہے یعنے تو میرا اور میں تیرا۔ اور خدا ہم دونوں کا ساتھی ہے اور اس طرح خدا تعالے نے قرآن مجید میں خبر دی
کہ خدا تعالیٰ کی جو رحمتیں غار ثور کی مانند رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ پاک پر نازل ہو رہی ہیں ان رحمتوں میں حضرت
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھی ہے۔

دفعہ ۳۷ اور اس امر کا مزید ثبوت کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جو انگشتری مبارک آپکی انگلی
مبارک سے اتاری گئی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پہنائی گئی تھی اس کا خلافت سے ضرور تعلق تھا یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس انگشتری کو اپنی تمام عمر پہنا اور وہ بھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک میں مدفون
ہوئے اور بعد ازاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی تمام عمر اس انگشتری کو پہنا وہ بھی
اسی روضہ مبارک میں مدفون ہوئے۔ بعد ازاں اس انگشتری مبارک کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
نے پہنا اور وہ انگشتری آپ کی انگلی سے گر گئی اور بعد ازاں وہ آپ کو نہ ملی جس کے سبب حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ پاک کے اندر دفن نہ ہوئے اور
مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں ان کا مزار ہے اور چونکہ وہ انگشتری مبارک حضرت
علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں موجود نہ تھی اس لیئے وہ مدینہ منورہ میں دفن نہ ہو سکے
اور مدینہ منورہ سے دو رچالیس منزل کے فاصلہ پر کوفہ میں فوت ہوئے۔ اور اس جگہ

ان کا مزار ہے۔

دفعہ ۲۸ مندرجہ بالا شہادت قرآن مجید سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلیفۃ الرسول ہونے کی ہے اور حدیث شریف سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے خلیفہ ہونے کی خبر دی تھی۔

دیکھو حدیث خیر امتی قرنی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ترجمہ میری امت کے بہترین لوگ قرنی کے لوگ ہیں اور بعد ان کے وہ لوگ جو ملے ان کو اور بعد ان کے وہ لوگ جو ملے ان کو۔

قرنی کے حرف میں چاروں یاروں کے آخر کے چار حرف ہیں حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ق۔ حضرت عمرؓ کی ر۔ اور حضرت عثمانؓ کا نون۔ اور حضرت علیؓ کی ی۔ اور اس طرح قرنی سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے چار یار مراد ہیں۔ پہلا یار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور دوسرا یار حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور تیسرا یار حضرت عثمانؓ اور چوتھا یار حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ اور حضرت علی کے بعد گدی پر حضرت امام حسنؓ بیٹھا تھا جو اپنے باپ حضرت علیؓ سے چھوٹا تھا۔ اور حضرت امام حسنؓ کی بعد گدی پر حضرت امام حسینؓ بیٹھا تھا جو اپنے بڑے بھائی امام حسنؓ سے چھوٹا تھا۔ اس طرح قرنی کی ایک حدیث میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چھ مخصوص حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم کی عزت کرنے کی ہدایت کی جسطرح کہ وہ ایک دوسرے کے جانشین ہوئے تھے اور جو کوئی پہلے تین بزرگوں کی عزت نہیں کرتا اور صرف پچھلے تین بزرگوں کی عزت کرتا ہے وہ اس حدیث شریف کا انکار کرتا ہے۔

دفعہ ۲۹۔ اور قرآن مجید میں بھی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی جو چھ

...تیں درج ہیں۔ ان سے مراد آپ کے چھ اصحاب ہیں جن کے چہرے بروز قیامت ...ن ہونگے۔

دیکھو سیپارہ (۲۶) سورۂ فتح رکوع (۴) آیت (۳۱) مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ ط ...ذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ تَرٰھُمْ رُکَّعًا ...جَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ ...نْ اَثَرِ السُّجُوْدِ۔ ترجمہ محمد اللہ کے پیغمبر ہیں اور جو ان کے ساتھی ہیں کافروں ... ...ہیں باہم ایک دوسرے پر مہربان ہیں تو دیکھیگا کہ کبھی وہ رکوع کر رہے ہیں ...بھی سجدہ کر رہے ہیں اللہ کے فضل و رضامندی کی خواہش رکھتے ہیں دقیامت ...دن) ان کی شناخت یہ ہوگی کہ ان کے چہروں میں سجدوں کے اثر سے روشنی ...ا۔

...فہ ۳۔ ان چھ صفتوں میں سے پہلی صفت کافروں پر سخت ہیں سے مراد حضرت ...کر صدیق رض دوسری صفت باہم ایک دوسرے پر مہربان ہیں سے مراد حضرت عمر رض ...تیسری صفت کبھی وہ رکوع کر رہے ہیں سے مراد حضرت عثمان رض اور چوتھی صفت ...ی وہ سجدہ کر رہے ہیں سے مراد حضرت علی رض اور پانچویں صفت اللہ کے فضل کی ...اہش رکھتے ہیں سے مراد حضرت امام حسن رض اور چھٹی صفت اللہ کی رضامندی ...خواہش رکھتے ہیں سے مراد حضرت امام حسین رض رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔ حسن ...ہ ۳۱۔ مسلمانوں کے ان دونوں فرقوں میں سے جو فرقہ کہ حضرات علی اور امام ...امام حسین رضی اللہ عنہم کی عزت کرتا ہے اور دوسروں کی عزت نہیں کرتا وہ کہلاتے ...ف لمبنی ہاشم کی عزت کرنی چاہیے اور یہ خیال نہیں کرتا قرآن مجید میں بنی ہاشم کا ذکر ...ں قرآن مجید میں سورۂ قریش درج ہے جو کہ کعب کا نام تھا اور جسکی نسل سے رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کبار تھے اور جن سے الفت رکھنے کا حکم ہے
دیکھو سیپارہ (۳۰) سورۃ قریش آیت (۱) لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ (۲) اِلٰفِهِمْ
رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ (۳) فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ (۴) الَّذِیْ
اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ۔ ترجمہ (۱) جاڑے اور گرمی
سفر میں قریش کے الفت دلانے (۲) ان کے الفت دلانے کے شکر میں چاہیے
وہ لوگ اس گھر کے مالک کی پرستش کریں جس نے انھیں بھوک میں کھانا دیا اور انہیں خوف میں
امن دیا اس لئے تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ قرآن مجید اور حدیث شریف کی تابعداری میں
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرات ابوبکر صدیق۔ عمرؓ۔ عثمانؓ۔ علیؓ امام
حسنؓ اور امام حسینؓ رضی اللہ عنہم کی عزت کیا کریں تاکہ بروز قیامت جس وقت ان
کے چہرے خدائے تعالیٰ کی مہربانیوں سے منور ہوں اسی طرح بروز قیامت ان بزرگوں
کی محبت کی بدولت ہمارے چہرے بھی منور ہوں وما توفیقی الا باللہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عبد الواحد حاجی جھنڈے والا اروبرو نظامت ٹپہ

ریلوے روڈ حیدرآباد دکن

یکم محرم ۱۳۴۷ھ

شجرۃ الانبیاء یعنے نسب نامہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء علیہم السلام معہ چہار یار کبار و دوازدہ امام و شیخ سید عبدالقادر جیلانی و سید خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ اجمعین تا بہ حضرت آدم علیہ السلام بشکل کتاب قیمت ۲ ر

بہ شکل نقشہ جسمیں مشہور واقعات کے سنہ بھی درج ہیں قیمت ۳ ر

رد شیعہ آیات قرآن مجید سے اس میں شیعہ فرقہ کو ۲۷۵ دلیلوں سے باطل ثابت کیا گیا ہے اور شیعہ فرقہ کے مجتہد علامہ سید علی الحائری صاحب لاہوری کی کتاب اظہار حقیقت اور رد الخوارج میں جسقدر حدیثیں اصحاب ثلثہ کے خلاف (۱) حدیث قرطاس (۲) باغ فدک (۳) احراق باب فاطمہ وغیرہ مندرج تھیں ان سب کو غلط اور بناوٹی ثابت کیا گیا ہے یہ سب حدیثیں اہل شیعہ کے ساتھ خلط ملط رہنے کی بابت مسلمانوں میں مشہور ہو گئی تھیں۔ ورنہ ان میں ایک بھی قابل تسلیم نہیں قیمت ۱۲ ر

شیعہ فرقہ کو باطل کرنے کے (۲۳) دلائل قیمت ۲ ر

حضرت ابوبکر صدیق رضہ کے جائز خلیفۃ الرسول صلے اللہ علیہ وسلم ہونیکا ثبوت قرآن مجید سے قیمت ۲ ر

ردّ وہابی آیات قرآن مجید سے پانچ کتابیں قیمت عہ

حصہ اول حنفی مسلمان کہلانیکا حکم قرآن مجید سے قیمت ۳ ر

حصہ دوم علم فقہ کی تابعداری کا حکم قرآن مجید سے اور امام اعظم قیمت ۵ ر

حصہ سوم پختہ قبروں اور قبوں کا جواز قرآن مجید سے قیمت ۲ ر

حصہ چہارم۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب اولین و آخرین ہونے کا ثبوت قرآن مجید سے قیمت ۲ ر

حصہ پنجم بیس رکعت نماز تراویح کے ادا کرنے کا حکم قرآن مجید سے قیمت ۴ ر

مرزا غلام احمد قادیانی کا خارج از اسلام ہونا

حصہ اول ۔ مرزا غلام احمد قادیان بموجب اپنے الہاموں کے ایک جھوٹا نبی تھا قیمت ۳
حصہ سوم قیمت ا حصہ چہارم ۲ حصہ پنجم ا حصہ ششم قیمت ۲ مرزانی قیمت
عیسائیت اور مرزائیت کا خاتمہ یعنی انجیلوں سے حضرت مسیح کی بجائے شمون بیگار کے صلیب
دیا جانیکی شہادت جسنے انیس سو سال کے عیسائیوں یہودیوں اور مرزائیوں کی عقیدونکو باطل
تیرہ سو سال کے سلام کی تائید کردی ہے قیمت ۱ر زبان انگریزی ۲ر۔ آریہ سماج کے عقائد کو باطل
کرنیکی کتابیں ۔ وید انت نمبر ا تا ۵ ۔ بولیوں کا بدل جانا سنسکرت زبان کی ابتدا ۔ ویدوں
کی تصنیف ۔ وید بڑھا بادشاہ نے بنائے تھے جو پنجاب کا راجہ تھا ۔ ویدوں میں پنجاب کے درختوں کا ذکر
ہے ۔ خدا تعالی کی ہستی کے ثبوت ۔ آریہ سماج کی تمام کتابیں ہو ریہ سدہانت پہاپہارت ۔ رگوید آدی
بھاشکا اور کلمات آریہ سافر فرضی اور غلط ہیں ۔ ویدوں میں غلطیاں بھی درج ہیں قیمت ۱۰ ہے
نماز قضا عمری کے ادا کرنیکا طریقہ اس میں حضرت ابو العلائی کی بزرگی اور پاس انفاس کا طریقہ
عبدالواحد حاجی جھنڈے والا ۔ روبرو صدر نظامت ٹپہ ریلوے روڈ
حیدرآباد دکن

ایک سو روپیہ انعام

جو شخص اس کتاب کو پڑھنے کے بعد قرآن مجید کی آیتوں سے یہ ثابت کردے کہ
کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جائز خلیفہ نہ تھا ۔ اس شخص کو مبلغ

ایک سو روپیہ انعام دیا جائیگا ۔